20 رکعت تراویح اور علامہ عبدالحی لکھنوی کا موقف

بیس رکعت تراویح پر علماء اہل سنت نے بہت شرح وبسط سے کلام اور کتب تحریر کیں ہیں مگر کچھ لوگوں نے یہ وطیرہ بنایا ہوا کہ جھوٹ اتنا بولو کو سچ کا گمان ہونے لگے۔ اگر ان احباب کا اسی پر اکتفاء ہوتا تو پھر بھی کوئی بات ہوتی مگر یہ لوگ اس جھوٹ کو اتنا دہراتے ہیں کہ عام تو عام خواص بھی شک وشبہ میں پڑھ جاتے ہیں۔ ان کا خیال یہ ہوتا ہے کہ ان دلائل کے بعد کوئی نہ کوئی طالبعلم یا نوجوان ان کی باتوں میں ضرور آئے گا، اور حقیقت بھی یہ ہی ہے کہ ان کے یہ دلائل اور حوالہ جات پڑھ کر چند جلد باز نوجوان کسی عالم سے جواب نہ پاکر اپنے مسلک کو تبدیل کرنے کے لیے تیار ہوجاتا ہے یا پھر اپنے مسلک کو تبدیل کرلیتا ہے۔
ان لوگوں کی اسی سلسلہ کی کڑی علامہ عبدالحی لکھنوی کے بارے میں بار بار یہ دہرانا کہ وہ آٹھ رکعت تراویح کے قائل تھے اور اس سلسلہ میں جو حوالہ پیش کیا جات ہے وہ ملاحظہ کریں۔

"آٹھ رکعتیں اور تین رکعات وتر با جماعت حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تین راتوں سے زیادہ منقول نہیں اس لئے کہ امت پر نماز تراویح فرض نہ ہوجائے۔" (مجموعہ فتاوی ج 1 ص 354)

جواب:

مخالفین اگر علامہ عبدالحی لکھنوی صاحب کی تصانیف کو بغور مطالعہ کریں تو ان کو معلوم ہو گا کہ وہ 20 رکعت تراویح کے قائل تھے۔
مولانا عبدالحی صاحب 20 رکعت تراویح کے بارے میں فرماتے ہیں:

ان مجموع عشرین رکعۃ فی التراویح سنۃ مؤکدۃ لانہ مما واظب علیہ الخلفاء وان لم یواظب علیہ النبی ﷺ وقد سبق ان سنۃ الخلفاء ایضا لازم الاتباع وتارکھا آثم وان کان اثمہ دون اثم تارک السنۃ النبویۃ فمن اکتفی علی ثمان رکعات یکون

مسیئالترکہ سنة الخلفاء وان شئت ترتیبه علی سبیل القیاس فقل عشرون رکعة فی التراویح مما واظب علیه الخلفاء الراشدون وکل مما واظب علیه الخلفاء سنة مؤکدة ثم تضمه مع ان کل سنة مؤکدة یاثم تارکھا، فینتج عشرون رکعة یاثم تارکھا ومقدمات ھذا القیاس قد اثبتناھا فی الاصول السابقة۔

("تحفۃ الاخیار" ص27، مجموعہ رسائل لکھنویؒ 4/307-308)

ترجمہ: تراویح بیس رکعات سنت موکدہ ہیں، کیونکہ اس عمل کو خلفائے راشدین نے ہمیشہ کیا ہے اگرچہ حضور ﷺ نے اس پر ہمیشگی نہیں کی، اور پہلے یہ گزر چکا ہے کہ خلفائے راشدین کی سنت بھی واجب الاتباع ہے اور اس کو چھوڑنے والا گناہ گار ہے، مگر اس کا گناہ حضور ﷺ کی سنت ترک کرنے والے سے کم درجہ کا ہے۔ اس لیے جو آٹھ رکعات پڑھے وہ برا کام کرنے والا ہے کیونکہ اس نے خلفائے راشدین کی سنت کو چھوڑا۔ قیاس کے طور پر اس کی ترتیب سمجھنا چاہو تو یوں کہو: بیس رکعت تراویح پر خلفائے راشدین نے مواظبت کی اور جس پر خلفائے راشدین نے مواظبت کی ہو وہ سنت موکدہ ہے۔ اس لیے بیس رکعت بھی سنت موکدہ ہیں۔ پھر اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ ہر سنت موکدہ کو ترک کرنے والا گناہ گار ہوتا ہے۔ اس لیے بیس رکعات کا تارک بھی گناہ گار ہو گا۔ اس قیاس کے مقدمات پہلے اصول میں ثابت کر چکے ہیں۔

اس حوالہ کو پڑھ کر وہ عوام الناس جو اپنے مسلک کو تبدیل کرنے پر آمادہ ہیں، نظر ثانی ضرور کریں۔ اور یہ حوالہ ان لوگوں کے لیے بھی اہم ہے جو کہ ایسی باتوں سے اضطراب کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالی ہمیں دین حق پر استقامت عطا فرمائے۔ آمین

خادم اہل سنت و جماعت
فیصل خان رضوی
24.04.2020
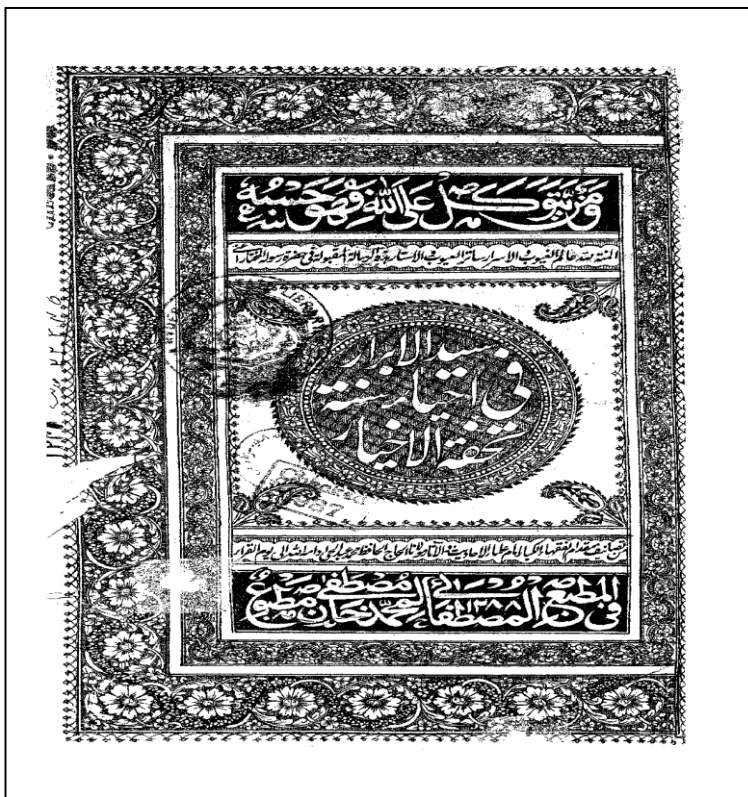
حسنة ليس بصحيح بل المنقسم اليها انما هو البدعة بالمعنى الاعم واما البدعة الشرعية فكلها ضلالة هذا الامر الثالث ان مجموع
عشرين ركعة في التراويح سنة مؤكدة لانه مما واظب عليه الخلفاء وان لم يواظب عليه النبي صلى الله عليه وعلى آله وسلم وقد حقق
ان سنة الخلفاء ايضا لازم الاتباع وتاركها آثم وان كان اثمه دون اثم تارك السنة النبوية فمن اكتفى على ثمان ركعات
يكون مسيئا لتركه سنة الخلفاء وان شئت ترتيبه على سبيل القياس فقل عشرون ركعة في التراويح مما واظب عليه الخلفاء الراشدون
وكل ما واظب عليه الخلفاء فهو سنة مؤكدة ينتج عشرون ركعة في التراويح سنة مؤكدة ثم تضمه مع ان كل سنة مؤكدة يأثم تاركها
فينتج عشرون ركعة يأثم تاركها ومقدمات هذا القياس قد اثبتناها في الاصول السابقة فان قلت مواظبة الخلفاء